روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 2 جنوری 2015ء 10 ربیع الاول 1436 ہجری 2 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 2

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سن 4 ہجری میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سینٹ کیتھرائن متصل کوہ سینا کے) راہبوں اور تمام عیسائیوں کو ایک امان نامہ دیا یہ ایک طویل امان نامہ ہے اور مذہبی رواداری کی اعلیٰ مثال ہے۔اس امان نامے کو مختلف عیسائی مورخین نے بھی نقل کیا ہے چنانچہ کتاب Patrologia Orientalus جلد 13 صفحہ 600 تا 618 پر بھی یہ امان نامہ منقول ہے۔اس کی عبارت کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

’’امان نامہ من جانب محمد بن عبدالمطلب جملہ بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کردہ رسول جو بشیر اور نذیر اور احکام خداوندی کے ابلاغ میں امین ہے۔‘‘

پھر لکھوایا’’ بنام سید بن حارث بن کعب اور ان کی ملت نصرانیہ آبادکاران مشرق ومغرب نزدیک و دور وعرب نژاد اور عجمی ومشہور وگمنام سب کیلئے!

یہ تحریر نصاریٰ کے لئے رسولؐ اللہ کی طرف سے معمول کے طریق پر ایسے امان نامہ کی صورت میں ہے جس میں انصاف اور معاہدین کی حفاظت کی ذمہ داری دی جاتی ہے مسلمانوں میں جو شخص اس امان نامہ کی پاسداری ملحوظ رکھے وہ اسلام کا نگہبان اور اسلام کی خوبیوں سے بہرہ مند ہونے کا مستحق ہے اور جو مسلمان اس امان نامہ کو نظرانداز کر کے ان دفعات پر عمل نہ کرے یا ان کی مخالفت کا مرتکب ہو اور میرے احکام کا پابند نہ رہے وہ خدا سے کئے ہوئے میثاق سے پھرنے والا، اس کی پناہ سے فراری اور لعنت کا مستوجب ہے بادشاہ ہو یا رعایا اس بنا پر میں نے انہیں اپنے خدا کی طرف سے امان دینے کے ساتھ جملہ انبیاء واصفیا اور دنیا کے مومنین ومسلمین اولین وآخرین ہر ایک کی طرف سے پناہ دی اس بارے میں وہ میثاق سامنے رکھنا ضروری ہے جو خدا نے بنی اسرائیل کو اطاعت وایفائے عہد اور اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔‘‘

اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے معابد اور زیارت گاہوں کی حفاظت کی ضمانت دی ہے اور فرمایا’’ ان کے گرجے، عبادت خانے، خانقاہیں، اور مسافرخانے خواہ وہ پہاڑوں میں ہوں یا کھلے میدان میں یا تیرہ وتار غاروں کے اندر ہوں یا آبادیوں میں گھرے ہوئے ہوں یا وادیوں کے دامن اور ریگستان میں ان سب کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔‘‘

ان معاہدین اور ان کے ہم مشرب گروہ کے عقائد ورسوم مذہب کے تحفظ میں میری ذمہ داری ہے۔ یہ لوگ خشکی اور بحری شرق وغرب کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں ان کے لئے میرے ساتھ مسلمانوں کا ہر فرد اس امان نامہ کا پابند ہے۔ان کے پادری، راہب اور سیاح جن مناصب پر ہیں انہیں معزول نہ کروں گا۔ان کی عبادت گاہوں میں بھی مداخلت نہ کروں گا۔ نہ انہیں مساجد میں تبدیل کروں گا۔ نہ انہیں مہمان سرائے کے طور پر استعمال کروں گا۔کسی ذِمی (غیر مسلم شہری جو مسلم حکومت کی ذمہ داری میں ہے) کو مسلمانوں کی حمایت میں جنگ کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔وہ ہمارے پناہ گزیں ہیں اور اپنی امان کا عوض ادا کرتے ہیں۔ جنگ کے موقعہ پر ان سے گھوڑے اور اسلحہ بھی نہ لئے جائیں۔اگر از خود امداد کرنا چاہیں تو اس حالت میں وہ قابل مدح اور تشکر کے حقدار ہیں۔کسی نصرانی کو مسلمان ہونے پر مجبور نہ کیا جائے۔ان کی عورتیں جن سے عقد حلال ہے مسلمان انہیں زبردستی نکاح میں نہ لائیں۔ان کی طرف سے انکار کی حالت میں ایسا ارادہ ان کو تکلیف پہنچاتا ہے نکاح تو خوشی سے ہونا چاہئے۔جس مسلمان کے گھر میں نصرانی عورت ہو اسے اپنے مذہبی شعائر ادا کرنے کی اجازت ہونا چاہئے وہ عورت جب چاہے اپنے علماء سے مسئلہ دریافت کر سکتی ہے جو شخص اپنی نصرانی بیوی کو اس کے مذہبی شعائر ادا کرنے سے منع کرے وہ خدا اور رسول کی طرف سے ان کو دئے گئے میثاق کا مخالف اور عنداللہ کاذب ہے۔اگر وہ اپنی عبادت گاہوں اور خانقاہوں یا قومی عمارتوں کی مرمت کرنا چاہیں اور مسلمانوں سے مالی اور اخلاقی امداد کے طلب گار ہوں تو ان کی اعانت کرنا چاہئے یہ اعانت ان پر قرض اور احسان نہ ہوگی بلکہ اس میثاق کی تقویت ہوگی جو رسول اللہ نے از راہ احسان وکرم ان پر کیا ہے۔

اس میثاق پر 32 افراد کے بطور گواہان دستخط ہیں جس میں خلفاء راشدین کے علاوہ کبار صحابہ کے دستخط ہیں اور یہ معاہدہ معاویہ بن ابوسفیان نے تحریر کیا۔اسی معاہدہ کی تجدید حضرت ابوبکرؓ نے فرمائی اور پھر حضرت عمرؓ نے بھی اس کی تجدید کی۔

(بحوالہ سیاسی وثیقہ جات اردو ترجمہ الوثائق السیاسیۃ مؤلفہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدرآبادی مترجم مولانا یحیٰ امام خان نوشہروی شائع کردہ مجلس ترقی ادب 2۔ نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور طبع اول 1960ء ناشر کریم احمد خان معتمد مجلس ترقی ادب مطبع زرین آرٹ پریس 61 ریلوے روڈ لاہور)

صلح اور انصاف کے تقاضے

اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الحجرات:11,10)

وقف کی برکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست وپا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کر کے وقف کی برکات حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

رعونت وکبر سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے، ہر ایک انسان خواہ وہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل وہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب وبیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور ورعونت وکبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 315)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تعلیمی اداروں کی تعطیلات میں اضافہ

نظارت تعلیم کے تمام تعلیمی ادارہ جات میں گورنمنٹ کی ہدایت کی بناء پر تعطیلات بڑھا دی گئی ہیں۔ اب ادارہ جات مورخہ 12 جنوری 2015ء بروز سوموار کھلیں گے۔

(نظارت تعلیم)

مشعلِ راہ

عابد لوگ خدا کو سب سے زیادہ پیارے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004ء میں سورۃ حٰم سجدہ کی آیت :34 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جو بات پسند ہے وہ یہ ہے کہ اس کی مخلوق شیطان کے چنگل سے نکل کر اس کی عبادت بجالانے والی ہو۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کھلی چھٹی دے دی، ٹھیک ہے تم میرے بندوں کو ورغلانے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو، ان کو نیکی کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو لیکن ساتھ یہ فرما دیا کہ میرے بندے جو نیکی پر قائم رہیں گے ان کو نیکی پر قائم رکھنے کے لئے میرے انبیاء دنیا میں آتے رہیں گے اور ان کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو میری عبادت بجالانے والے اور میری طرف جھکنے والے اور مخلوق کو میری طرف لانے کا فریضہ انجام دینے والے ہوں گے۔ اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں نیکیوں پر قائم رہنے والے جو فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور یہی لوگ ہیں جو میری ابدی جنتوں کے وارث ہوں گے جو لوگوں کو نیکی کی تلقین کرنے والے ہوں گے اور عبادات بجالانے والے ہوں گے۔ جس طرح کہ میں نے کہا اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے اور اس درد کے ساتھ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں گے کہ اے شیطان! تو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لیکن کیونکہ زبردستی کوئی نہیں ہے اس لئے ایسے بھی لوگ ہوں گے جو شیطان کے بہکاوے میں آجائیں گے، شیطان کی پیروی کر رہے ہوں گے۔ اور یہ لوگ نور کو چھوڑ کر ظلمات کی طرف جانے والے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ پھر آگ ہوگا۔ اور فرمایا کہ میں انہیں ضرور آگ میں ڈالوں گا۔

تو یہ دو قسم کے گروہ ہیں ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور ایک شیطان کے بہکاوے میں آنے والے۔ اور اللہ کی عبادت کرنے والے وہ ہیں جو درد کے ساتھ لوگوں کو بھی اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر یہ انعام اور احسان بھی فرمایا ہے کہ اس نے ہمیں اس گروہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو تمام انبیاء پر یقین رکھنے والا اور ان پر ایمان لانے والا ہے۔ ....اور اس لحاظ سے ہم اپنے آپ کو جتنا بھی خوش قسمت سمجھیں کم ہے اور اس احسان پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہم پر ایک ذمہ داری بھی ڈالتا ہے کہ جس قیمتی خزانے کو تم نے حاصل کیا ہے، جس لعل بے بہا کو تم نے پا لیا ہے اس کو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ اس خزانے کو اور ان خزائن کو جو ہزاروں سال سے مدفون تھے، ان خزانوں کو جن کو حاصل کرنے کے بعد انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے، دوسروں تک بھی پہنچائیں، انہیں بھی شیطان کے چنگل سے آزاد کروائیں، اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بنائیں۔ اور اس حدیث پر عمل کرنے والے ہوں کہ جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ ان کو بھی اس میں سے حصہ دو، اس خزانے کو، اس گہر نایاب کو دبا کر ہی نہ بیٹھ جاؤ بلکہ اس کو دنیا کے ہر شخص تک پہنچاؤ............۔

اسی طرح عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی (۔) احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ ایک درد کے ساتھ ان کیلئے دعائیں کریں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بنائیں۔ دنیا میں تیزی سے تباہی آرہی ہے اور بڑی تیزی سے تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے۔ اس کی نزاکت کے پیشِ نظر ہمیں اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہترین ٹھہر سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 31۔اگست 2004ء)

نعت

ہر ایک صاحبِ عرفاں کی ذات کا قبلہ
ترا وجود ہے ساری صفات کا قبلہ

یہ راز کھول دیا تو نے اہلِ دنیا پر
کہ ہے خدا کی طرف کائنات کا قبلہ

خدا نما بھی تمہی اور باخدا بھی تمہی
تمہی ہو قائم و دائم نجات کا قبلہ

تجلیات کا سر چشمۂ رواں ہر سُو
ہر ایک دَور میں تیری حیات کا قبلہ

یہ تیری چشمِ کرم ہے اے سیّدِ کونینؐ
درست ہے اگر انساں کی ذات کا قبلہ

چمن میں تیری محبت لِقائے رب کے لئے
ہر اک شجر کا یہی پات پات کا قبلہ

تو دو جہاں کے لئے رحمتِ مجسم ہے
تو اس جہت سے بھی ہے شش جہات کا قبلہ

جو تیرے ہونٹوں سے نکلا شہِ کلام وہ لفظ
سراپا خیر، ہے جامع، لغات کا قبلہ

مبارک احمد عابد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاءالاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

بریگیڈیئر (ر) دبیر احمد پیر صاحب

رسول اللہ ؐ کے غزوات وسرایا

غزوہ اُحد سے غزوہ احزاب تک کا درمیانی عرصہ

تعارف

جنگ احد کی بظاہر ناکامی کا مسلمانوں کی شہرت پر بہت برا اثر پڑا اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں اضافہ ہوا۔ مدینہ پر ہر جانب سے خطرات منڈلانے لگے۔ یہود، منافقین اور بدوؤں نے کھل کر عداوت کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اور ہر گروہ نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش شروع کر دی۔ غرض مسلمان ایک مدت تک خطرات سے دوچار رہے۔ ان حالات میں محض اللہ تعالیٰ کے احسان اور رسول پاک ﷺ کی حکمت اور دوراندیشی کے سبب مسلمانوں کے تمام خطرات دور ہوئے اور ان کی ساکھ اور عزت دوبارہ بحال ہوئی۔ اس سلسلے میں آپ ﷺ کا سب سے پہلا قدم حمراء الاسد تک مشرکین کا تعاقب کرنے کا تھا کیونکہ اس کارروائی سے مسلمانوں کی آبرو بڑی حد تک بحال ہوئی کیونکہ یہ ایک ایسا پُروقار اور شجاعت پر مبنی جنگی فیصلہ تھا جس کا مخالفین پر بہت اثر ہوا۔ اس عرصہ میں ایک سریہ اور غزوات ہوئے۔

غزوہ حمراء الاسد

غزوہ احد کے بعد قریش نے فوری طور پر مکہ واپسی کا فیصلہ کیا۔ رسول پاک ﷺ نے احتیاط کے خیال سے فوراً 70 صحابہ کی ایک جماعت جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی شامل تھے تیار کر کے قریش کے لشکر کے پیچھے روانہ کروائی (بعض روایات میں کچھ اختلاف ہے)۔ ان کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کہیں قریش راستے میں مدینہ پر حملے کا ارادہ تو نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے انہیں یہ بھی فرمایا کہ اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑوں کو خالی چلا رہے ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکہ واپس جارہے ہیں اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو پھر ان کی نیت بخیر نہیں ہے۔ یہ جماعت جلد ہی خبر لے کر آ گئی کہ قریش کا لشکر مکہ کی طرف ہی جارہا ہے۔

اگلے روز فجر کی نماز سے قبل آنحضرت ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینہ سے چند میل دور جا کر ٹھہر گیا ہے اور رؤساء قریش میں مدینہ پر حملہ کرنے کے سلسلے میں بحث چل رہی ہے۔

آپ ﷺ نے فوراً اعلان فرمایا کہ مسلمان تیار ہو جائیں اور صرف وہ لوگ جائیں گے جو غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کرکے آپ ﷺ حمراء الاسد پہنچے تو وہاں پر میدان میں دو مسلمانوں کی نعشیں ملیں جن کو آپ ﷺ نے قریش کے پیچھے معلومات لینے کے لئے روانہ کیا تھا۔ ان شہداء کو آپ ﷺ نے ایک قبر کھدوا کر اکٹھا دفن کروادیا۔

اس کام سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے وہیں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میدان میں مختلف مقامات پر آگ روشن کردی جائے۔ مسلمانوں نے تقریباً 500 آگیں جلائیں جن سے تمام علاقہ روشن ہوگیا۔

جب ابوسفیان کو مسلمانوں کے لشکر کی اپنے اتنے نزدیک پڑاؤ کی خبر پہنچی تو وہ بہت پریشان ہوا کیونکہ اسے امید نہیں تھی کہ ایک تھکی ہوئی فوج اتنی جلدی Recover کرکے Aggressively ان کے خلاف تیار ہوکر آسکتی ہے۔ اس کا ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر ایسا رعب پڑا کہ وہ مدینہ کی طرف جانے کا ارادہ ترک کرکے واپس مکہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

مسلمان یہاں پر پانچ دن قیام کرکے واپس مدینہ چلے گئے۔ اس مہم میں قریش کے دو سپاہی بھی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوئے جنہیں قوانین جنگ کے مطابق سزا دی گئی۔

تجزیہ

اس مہم پر آپ ﷺ نے صرف ان لوگوں کو ساتھ لیا جنہوں نے غزوہ اُحد میں حصہ لیا تھا۔ گوکہ یہ لوگ بہت تھکے ہوئے اور زخمی تھے اس کے باوجود اپنے نقصان کا بدلہ لینے کے جذبے نے انہیں کسی چیز کا احساس نہ ہونے دیا۔

1۔ اس Aggressive Movement کا قریش کے سرداروں پر اتنا اثر ہوا کہ وہ گھبرا گئے اور انہوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ ترک کرکے واپس جانے کا فیصلہ کرلیا۔

2۔ اگر قریش مسلمانوں سے لڑنے کا اور مدینہ پر حملے کا فیصلہ کرلیتے تو اس سے مسلمانوں کا بہت نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔ قریش کی فوجی نفری اور غزوہ احد میں ان کے نقصان کے علاوہ High Morale کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا تھا جن میں سے ایک حصہ اسلامی لشکر کو Engage کرتا جبکہ دوسرے حصے سے جس میں موبائل Element بڑا ہوتا مدینہ پر حملہ کرسکتے تھے۔

سریہ ابوسلمہ

یہ مہم رسول پاک ﷺ نے محرم 4 ہجری میں بھجوائی۔

تعداد: مسلمانوں کا 150 صحابیوں کا تیز رو دستہ جن کا کمانڈر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو مقرر کیا۔

کارروائی

1۔ محرم 4 ہجری میں رسول پاک ﷺ کو اطلاع ملی کہ قبیلہ اسد کا رئیس طلیحہ بن خویلد اور اس کا بھائی اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جمع کر رہے ہیں۔

2۔ آپ ﷺ نے فوری طور پر 150 صحابہ کا ایک تیز رو دستہ تیار کروایا۔ اس دستے کا کمانڈر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو مقرر فرمایا اور انہیں تاکید کی کہ یلغار کرتے ہوئے وہاں پہنچیں اور انہیں اکٹھا ہونے سے پیشتر ہی منتشر کردیں۔

3۔ اسلامی دستہ تیزی مگر خاموشی سے وسط عرب کے مقام قطن پہنچا اور بنو اسد کو جالیا۔ فریقین میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی کیونکہ بنو اسد کے لوگ مسلمانوں کو دیکھتے ہی وہاں سے منتشر ہوگئے۔

4۔ اسلامی دستہ وہاں پر چند دن قیام کرکے مدینہ واپس پہنچ گیا۔

غزوہ بنونضیر (ربیع الاول 4 ہجری)

پس منظر:

اس سلسلے میں دو مختلف روایات پیش کی جاتی ہیں جو غزوہ بنونضیر کا باعث بنیں۔ لیکن ان روایات میں مشترک بات یہ ہے کہ بنونضیر نے رسول پاک ﷺ کو دھوکے سے اپنے پاس بلوایا اور پھر آپ ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ ﷺ وہاں پر اپنے صحابہ کے ساتھ گئے اور دونوں روایتوں کے مطابق مختلف طور پر یہ بات آپ ﷺ کے علم میں آ گئی جس پر آپ ﷺ فوری طور پر وہاں سے واپس آ گئے۔ اس واقعے پر آپ ﷺ نے بنونضیر کو معاہدے کی خلاف ورزی کرنے پر مدینہ سے چلے جانے کا کہا اور اس کے لئے دس دن کی میعاد مقرر فرمائی (ایک روایت کے مطابق)۔ بنونضیر نے مدینہ سے نکلنے سے انکار کردیا اور قلعہ بند ہوکر بیٹھ گئے جس سے باقاعدہ جنگ کی صورت پیدا ہوگئی۔

تعداد: دونوں اطراف کی تعداد کے بارے میں معلومات نہیں ہیں لیکن بنونضیر کا تمام قبیلہ اور مدینہ کے تمام مسلمان شامل تھے۔

کارروائی

1۔ بنونضیر کھلے میدان میں مسلمانوں سے مقابلے کے لئے نہیں نکلے اور قلعہ بند ہوکر بیٹھ گئے۔ کیونکہ ان کے قلعوں کو اس زمانے کے لحاظ سے مضبوط تصور کیا جاتا تھا اس لئے ان کا خیال تھا کہ مسلمان تنگ آ کر محاصرہ چھوڑ جائیں گے۔

2۔ مسلمانوں نے کئی دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور بنونضیر مقابلے پر ڈٹے رہے۔

3۔ آنحضرت ﷺ نے حکم صادر فرمایا کہ قلعے کے باہر بنونضیر کے جو کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں ان میں سے بعض درخت کاٹ دئے جائیں۔ جو درخت کاٹے گئے وہ ادنیٰ قسم کی کھجور کے درخت تھے جن کا پھل عموماً ''انسانوں کے کھانے کے کام نہیں آتا۔ اس حکم میں منشاء یہ تھا ان درختوں کو کٹتا دیکھ کر بنونضیر مرعوب ہوجائیں اور اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیں۔ اس طرح بہت سی انسانی جانوں کا نقصان اور فتنہ وفساد رک جائے گا۔

4۔ یہ ترکیب کارگر ثابت ہوئی اور ابھی صرف چھ درخت ہی کاٹے گئے تھے کہ بنونضیر نے غالباً یہ خیال کرکے کہ شاید مسلمان ان کے سارے درخت ہی جن میں پھلدار درخت بھی شامل تھے کاٹ ڈالیں گے پندرہ دن کے محاصرے کے بعد اس شرط پر قلعہ کے دروازے کھول دیئے کہ ان کو اپنا ساز و سامان لے کر امن وامان کے ساتھ جانے دیا جائے گا۔ البتہ ان کا سامان حرب اور جائیداد غیر منقولہ یعنی باغات وغیرہ مسلمانوں کو ملیں گے۔

5۔ آپ ﷺ نے محمد بن مسلمہ صحابی کو مقرر فرمایا کہ وہ اپنی نگرانی میں بنونضیر کو امن وامان کے ساتھ مدینہ سے روانہ کروادیں۔

غزوہ بدر الموعدہ (ذی قعدہ 4 ہجری)

پس منظر:

جنگ احد کے میدان سے لوٹتے ہوئے ابوسفیان نے مسلمانوں کو یہ چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر پھر جنگ کا وعدہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اس لئے دوسرے سال یعنی 4 ہجری میں جب شوال کے مہینہ کا آخر آیا تو آنحضرت ﷺ نے اسلامی لشکر کو بدر کی جانب کوچ کا حکم فرمایا۔

تعداد: مسلمانوں کی تعداد 1500 جبکہ قریش کے لشکر کی تعداد 2000 تھی۔

جنگ کی کارروائی

1۔ آنحضرت ﷺ 1500 صحابہ کو لے کر مدینہ سے نکلے اور انہوں نے بدر کے مقام پر ڈیرہ ڈالا۔

2۔ ابوسفیان 2000 کا لشکر لے کر مکہ سے نکلا اور مکہ کے نزدیک وادی الظہران پہنچ کر مجنہ نام کے مشہور چشمے کے نزدیک ڈیرہ ڈالا۔

3۔ یہاں سے ابوسفیان یہ کہتے ہوئے قریش کے لشکر کو واپس مکہ لے گیا کہ اس سال قحط ہے اور لوگوں کو بہت تنگی ہے اس لئے اس وقت لڑنا ٹھیک نہیں ہے جب کشائش ہوگی تو زیادہ تیاری کے ساتھ مدینہ پر حملہ کریں گے۔

4۔ اسلامی لشکر آٹھ دن تک بدر میں ٹھہرا رہا۔ اس مقام پر ماہ ذی قعدہ میں ہر سال میلہ لگا کرتا تھا۔ اس سال بھی میلہ لگا اور بہت سے صحابہ نے اس میلے میں تجارت کرکے کافی نفع کمایا۔

5۔ جب میلے کا اختتام ہوا اور قریش کا لشکر نہ

آیا تو آنحضرت ﷺ نے بدر سے واپس مدینہ جانے کا فیصلہ فرمایا۔

6۔ اس غزوہ کو غزوہ بدر الموعد، بدر ثانیہ، بدر آخرہ اور بدر صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

غزوہ دومۃ الجندل

(ربیع الاوّل 5 ہجری)

اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد 1000 تھی۔

پس منظر:

آنحضرت ﷺ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ دومۃ الجندل میں بہت سے لوگ جمع ہو کر لوٹ مار کر رہے ہیں اور جو مسافر اور قافلے وہاں سے گزرتے ہیں ان پر حملہ کر کے انہیں لوٹتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کو یہ بھی اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ لوگ مدینہ کا رخ کر کے مسلمانوں کے لئے پریشانی کا موجب نہ ہوں۔ گو کہ فاصلے کے پیش نظر ان لوگوں سے مسلمانوں کو کوئی خاص خطرہ نہیں تھا لیکن چونکہ آنحضرت ﷺ کی جنگی کارروائیوں کی ایک اہم غرض قیام امن بھی تھی اس لئے آپ ﷺ نے صحابہ میں تحریک فرمائی کہ اس ڈاکہ زنی اور ظلم کے سلسلے کو روکنے کے لئے وہاں چلنا چاہئے۔ آپ ﷺ کی تحریک کے نتیجے میں 1000 صحابی اس مہم کے لئے تیار ہو گئے۔

کارروائی:

آپ ﷺ ہجرت کے پانچویں سال ربیع الاول کے مہینے میں 1000 صحابہ کو لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور پندرہ سولہ دن کی طویل اور پُرمشقت مسافت طے کر کے دومۃ الجندل کے قریب پہنچ گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں پر چند دن قیام فرمایا اور اس دوران اردگرد کے علاقے میں چھوٹے چھوٹے دستے روانہ فرمائے لیکن ان لوگوں کا کچھ پتہ نہ چلا۔ چند دن قیام کر کے آپ ﷺ مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

مسلمانوں کی یہ کارروائی محض رفاہ عامہ اور علاقے کی مجموعی بہبودی کے لئے تھی جن میں ان کی اپنی کوئی غرض مدنظر نہیں تھی۔

اس غزوہ کا ایک نتیجہ تو یہ ہوا کہ اس علاقے میں مسلمانوں کی اس کارروائی سے امن آ گیا اور دوسرا یہ کہ شام کی سرحد میں جہاں ابھی تک صرف مسلمانوں کا نام ہی پہنچا تھا اور لوگ اسلام کی حقیقت سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کا ایک گونہ تعارف ہو گیا۔

غزوہ بنو مصطلق (شعبان 5 ہجری)

پس منظر:

قریش کی مخالفت دن بدن زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی تھی وہ اپنے ساتھ عرب کے دوسرے قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر رہے تھے۔ حجاز کے قبائل جن کے مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات تھے وہ بھی قریش کی فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کے خلاف اٹھنے شروع ہو گئے تھے۔ اس معاملے میں پہل کرنے والا مشہور قبیلہ بنوخزاعہ تھا جس کی ایک شاخ بنومصطلق نے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ ان کے رئیس حرث بن ابی ضرار نے اس علاقے کے دوسرے قبائل میں دورے کر کے انہیں بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب ان واقعات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے تصدیق کی خاطر ایک صحابی بریرہ بن حصیب کو حالات معلوم کرنے کے لئے بنومصطلق کی طرف روانہ فرمایا۔ بریرہ بن حصیب نے جلد ہی آ کر دشمن کی مسلمانوں کے خلاف تیاری کی تصدیق کر دی۔

آنحضرت ﷺ نے فوری طور پر مسلمانوں کو دشمن کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں تحریک فرمائی۔ اسلامی لشکر میں ایک بڑی تعداد منافقین کی بھی شامل ہو گئی۔ اسلامی لشکر شعبان 5 ہجری میں مدینہ سے نکلا۔ لشکر کے ساتھ 30 گھوڑے اور کچھ زیادہ تعداد میں اونٹ تھے۔ سفر کے دوران مسلمان گھوڑوں اور اونٹوں پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ راستے میں مسلمانوں کو دشمن کا ایک جاسوس بھی مل گیا جسے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ مکمل تحقیق کے بعد جب یقین ہو گیا کہ وہ دشمن کا جاسوس ہے تو اسے حضرت عمرؓ نے قتل کر دیا۔

بنومصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد کی اطلاع ملی اور یہ خبر بھی پہنچی کا ان کا جاسوس مارا گیا ہے تو وہ بہت خائف ہوئے کیونکہ وہ تو مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنا چاہتے تھے اور مسلمانوں کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر ان کو بہت پریشانی ہوئی اور دوسرے قبیلے جو ان کی مدد کے لئے وہاں پر جمع ہوئے تھے فوراً ان کا ساتھ چھوڑ کر واپس اپنے علاقوں کو چلے گئے۔ اپنے ساتھیوں کے جانے کے باوجود بنومصطلق مسلمانوں سے لڑائی کرنے پر تیار تھے۔

جب اسلامی لشکر مریسیع کے مقام پر پہنچا جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے اور جس کے نزدیک بنومصطلق کا قیام تھا آنحضرت ﷺ نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا۔

اسی مقام پر صف آرائی اور جھنڈوں کی تقسیم کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ آگے بڑھ کر بنومصطلق میں اعلان کریں کہ اگر وہ اسلام سے دشمنی سے باز آ جائیں اور آنحضرت ﷺ کی حکومت کو تسلیم کر لیں تو انہیں امن دیا جائے گا اور مسلمان واپس لوٹ جائیں گے۔ بنومصطلق نے مسلمانوں کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ اعلان جنگ بھی انہوں نے ہی پہلا تیر چلا کر کیا۔ دونوں فریقین کے درمیان تیروں کا تبادلہ ہوا جس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو یکلخت حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اس اچانک حملے کے نتیجے میں کفار کے قدم اکھڑ گئے لیکن مسلمانوں نے ان کے گرد اس طرح گھیرا ڈالا کہ ساری کی ساری قوم محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئی۔

اس غزوہ میں 10 کفار مارے گئے جبکہ ایک مسلمان شہید ہوا۔

اس جنگ کے خاتمے کے بعد مسلمانوں نے اس جگہ پر چند دن قیام کیا۔ اسی جگہ پر وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس میں منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ ’’اب مدینہ میں جا کر عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو اپنے شہر سے باہر نکال دے گا اور پھر مدینہ پہنچنے پر اس کے بیٹے نے اسے مدینہ داخل ہونے سے پہلے تمام اسلامی لشکر کے سامنے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر روکا اور کہا کہ ’’خدا کی قسم! میں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول اللہ ﷺ سب سے معزز ہیں اور تم ذلیل ہو۔

نتائج

غزوہ احد میں قریش کے ہاتھوں وقتی ہزیمت اٹھانے کے سبب مسلمانوں کی ساکھ پر بہت منفی اثرات مرتب ہوئے تھے اور وہ تمام قبائل جو غزوہ بدر میں ان کی کامیابی کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ گئے تھے دوبارہ سے اٹھنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے نہایت تدبر، حکمت اور عسکری مہارت سے جو اچانک اور فیصلہ کن اقدامات کئے ان کی وجہ سے مدینہ میں دوبارہ سے امن و امان بحال ہوا اور بیرونی صورتحال پر بھی قابو پانے میں کامیابی ہوئی۔ چنانچہ منافقین خاموش اور مایوس ہو کر بیٹھ گئے، یہود کا ایک قبیلہ جلاوطن کر کے نکال دیا گیا اور دوسرے قبیلے نے دوبارہ مسلمانوں کے ساتھ امن سے رہنے کا معاہدہ کیا، بیرونی خطرات وقتی طور پر ٹل گئے اور مسلمانوں کو تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔

جاری ہے ہم میں خلافت کا نظام

امن کے داعی کو ہے میرا سلام
دیتا ہے جو امن کا ہر سُو پیام

نام ہے مسرور اس کا دوستو
اس کے لب پر ہے سدا شیریں کلام

دیتا ہے ہم کو دعائیں ہر گھڑی
ہم سے کرتا ہے محبت وہ مدام

امن کے جلسوں سے کرتا ہے خطاب
دیتا ہے سب کو وہ الفت کا پیام

وہ خلیفہ ہے مسیحِ وقت کا
نیکیاں پھیلاتا ہے وہ صبح و شام

جاری ہے ہم میں خلافت کا نظام
مل رہی ہیں برکتیں ہم کو مدام

ہے دعا مومن کی اے میرے خدا
پیارے آقا کو سدا رکھ شاد کام

خواجہ عبدالمومن

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

ہومیوپیتھی اور بانیٔ ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہانیمن

ہومیوپیتھی طریقہ علاج دن بدن دنیا میں مقبول ہورہا ہے یہ ایسا طریقہ علاج ہے جسے علاج بالمثل کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے یہ منظم طریقہ علاج ہے۔ جو کہ جسم میں موجود خود ساختہ طاقت یعنی (Self Healing Power) جسے ہم ''وائٹل فورس'' بھی کہتے ہیں۔ یہ طریقہ علاج اس قوت کو متحرک کرتا ہے۔ انفرادیت کی بنیاد پر دی جانے والی ادویات کی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس میں مادی قوت بہت قلیل مقدار میں پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے حاد، مزمن امراض میں بہت مؤثر ومفید طریقہ علاج مانا جاتا ہے۔ خاص طور پر مزمن امراض میں ہومیوپیتھی سے کامیاب کے ساتھ استفادہ کیا گیا ہے۔

لفظ ہومیوپیتھی دراصل دو یونانی الفاظ کا مجموعہ ہے Homoeo کے معنی مشابہ یا یکساں کے ہیں اور Pathos کے معنی عارضہ یا بیماری کے ہیں۔ آسانی کے لئے ہم یوں کہہ سکتے ہیں علاج بالمثل ہومیوپیتھی کے موجد کے نام سیموئل کرسچن فرائیڈرک ہانیمن (Samuel Christian Friedrich Hanneman) ہے۔

ڈاکٹر ہانیمن 10/اپریل 1755ء کو جرمنی کے قصبہ Meissen میں Saxony میں پیدا ہوا۔ ڈاکٹر ہانیمن کے والد اسی قصبہ میں واقع ایک چینی کے برتن بنانے کی صنعت سے وابستہ تھے۔ گرامر سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے Meissen میں Prince's School of St. Afra میں تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹر ہانیمن کو زبانیں سیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ اس نے آٹھ زبانوں پر عبور حاصل کیا اور ابھی اس کی عمر صرف 12 سال کی تھی کہ اس نے یونانی (Greek) زبان پڑھانی شروع کر دی اور اس طرح چھوٹی عمر میں ہی زبانوں کا استاد بن گیا۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل از حضرت خلیفة المسیح الرابع ص2)

1775ء کے اوائل میں ہانیمن نے Meissen سے Leipzig کا سفر طے کیا اور Leipzig یونیورسٹی میں دن کو لیکچر لیتے اور رات کو ذریعہ معاش کے طور پر مختلف کتب کو انگلش سے جرمن زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔ Leipzig میں چونکہ پریکٹس آف میڈیسن کے مواقع نہ تھے اس لئے 1777ء میں ہانیمن کو Vienna منتقل ہونا پڑا۔ دو سال میں انہوں نے میڈیکل ٹریننگ مکمل کی اور 1779ء میں گریجوایشن کے لئے یونیورسٹی آف ارلینجن (University of Erlangen Germany) چلے گئے جہاں 24 سال کی عمر میں ہانیمن نے اپنا Thesis (تحقیقی مقالہ) پیش کیا۔ جس پر انہیں M.D. ڈگری آف میڈیسن کا ایوارڈ دیا گیا۔ 1780ء میں ہانیمن Mansfield کے ایک قصبے Hettstedt چلے گئے۔ مگر یہاں پر نہ تو مناسب نوکری ملی اور نہ ہی ذہنی طور پر مطمئن ہوسکے اس وجہ سے صرف 9 ماہ بعد 1781ء میں Dessau چلے گئے یہاں پر ہانیمن کی دلچسپی کیمسٹری میں بڑھی اور وہ ایک قابل کیمسٹ مانے گئے۔

ڈاکٹر ہانیمن اس زمانے کی پریکٹس کے طریقوں سے غیر مطمئن تھے کیونکہ سائنس اس وقت اپنی ابتدائی حالت میں تھی۔ سائنسی فروغ جو کیمیا، طبیعات، فزیالوجی، علم الابدان، طب کے کلینکل پریکٹس کے شعبوں میں دیکھا جائے شروع کیا گیا تھا، سائنسی تحقیق نہ ہونے کے باعث لوگ وہم اور وسوسوں کا شکار تھے اس کے علاوہ اس زمانے میں جلاب اور ادویات، حجامہ یا قے اور چیزوں سے علاج کیا جاتا تھا، جو کہ اکثر و بیشتر جان لیوا ثابت ہوتی تھیں، اس وجہ سے ہانیمن اس زمانے کے طبی طریقوں سے سخت نالاں تھے اور اس پر انہوں نے اپنی بہت سی پُرجوش تحریریں لکھی ہیں، جن میں سنکھیا کے زہریلے اثرات، خفقان، صحت اور نفسیاتی علاج سرفہرست ہیں۔

1871ء میں انہوں نے ایک فارمیسی میں عملی فارماسیوٹیکل تربیت شروع کی جس کا نام (Mohren Apotheke) تھا، ایک سال بعد انہوں نے Leopoldine Henriette Kuchler سے شادی کی جس سے ان کے گیارہ بچے ہوئے۔

چونکہ پریکٹس کے دوران یہ غریبوں پر بہت احسان کرتا تھا۔ اس لئے اس کی آمد زیادہ نہیں تھی لہٰذا اس نے پریکٹس کے ساتھ ساتھ زبانوں کے ترجمے کا کام بھی جاری رکھا۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل از حضرت خلیفة المسیح الرابع 3)

ہانیمن کی زندگی میں فیصلہ کن موڑ 1790ء میں آیا جب وہ Scotsman William Cullen کی کتاب Materia Medica کا ترجمہ کر رہے تھے۔ جس میں Dr. Cullen نے کونین کے معالجاتی اثر کے بارے میں لکھا تھا اس کی کڑواہٹ اور تیز اثر کے باعث یہ معدے پر اثرات مرتب کرتی ہے اور ملیریا سے تحفظ فراہم کرتی ہے، ہانیمن اس بات سے متفق نہ ہوئے اور انہوں نے تجربات کئے اور ترجمے میں ایک جرأت مندانہ حاشیہ تحریر کیا جس میں انہوں نے پورے دعوٰی سے لکھا تھا کہ ایسے تمام مرکبات جو سخت کڑواہٹ اور تیز اثر کی خاصیت کے حامل ہوں کم مقداروں میں اس چھال سے بھی زیادہ پُراثر ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نے کونین کھانا شروع کی، جس سے ملیریا کی علامت پیدا ہوئیں، شبہات دور ہوئے کہ کونین صرف ملیریا کی علامات پیدا کرسکتی ہے اور اس کی تصدیق ہوگئی کہ ان مریضوں میں جو ملیریا میں مبتلا ہوں علامات دور کرنے کا باعث بھی بنتی ہیں اور یہ اس تحقیق میں سرگرداں ہوگئے کہ دوا کیسے کام کرتی ہے اور اپنے ہم عصر معالجین اور افراد خانہ پر آزمائش کے نتیجے میں وہ اس بات پر متفق ہوئے کہ ادویاتی مادے جو بیماری کی علامات پیدا کرتے ہیں وہ بیمار فرد میں ان علامات کو دور کرنے کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ اس نئے اصول کی دریافت کے بعد ہانیمن نے خود اپنے اوپر اور اپنے ہم عصر معالجین پر مختلف زہریلے اور ادویاتی تجربات کئے اور ہر بات یہی نتیجہ سامنے آیا۔

ایلوپیتھک ڈاکٹر بننے کے گیارہ سال بعد اس نے ہومیوپیتھک طریق علاج دریافت کیا 6 سال زیادہ تر اپنے اوپر اور اپنے قریبی عزیزوں پر تجربے کرتا رہا۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل از حضرت خلیفة المسیح الرابع ص3)

1796ء میں انہوں نے اپنے مضمون Essay on a New Principle for ascertaining the Curative Power of Drugs میں اس اصول کو حتمی طور پر لوگوں کے سامنے ظاہر کیا یہی وجہ ہے کہ 1796ء کو ہومیوپیتھی کی پیدائش کا سال کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہومیوپیتھی کی بنیاد اس لاطینی جملے اور مرکزی اصول پر رکھی گئی کہ مثل کا علاج بالمثل سے کیجئے۔ یہ قانون جو Hippocrates کے زمانے سے موجود ہے۔ جنہیں بابائے طب کہا جاتا ہے ہانیمن نے اس قانون کو فروغ دیا کہ کسی مرض میں جو دوا دی جاتی ہے وہ جسم میں جا کر ایک مصنوعی مرض پیدا کرتی ہے اور اصل مرض کو جسم سے باہر پھینکتی ہے۔ اس کے بعد قوت حیات اس کو قابل کرتی ہے کہ کوئی بیماری اس جسم پر حملہ آور نہ ہوسکے اور مریض کو مکمل شفا فراہم کی جاسکے۔

تاہم 1810ء میں ہانیمن نے اپنی کتاب Organon of Rational Healing شائع کروائی جو ان کے تجربات ومشاہدات کا نچوڑ ہے جس کو انہوں نے احسن طریقے پر ہومیوپیتھی کے اصولوں، ادویات کے متعلق معلومات اور حفظان صحت کے اصولوں کا ذخیرہ بنایا۔ 1811ء میں ڈاکٹر ہانیمن Leipzig پہنچے اور لیکچرر شپ اختیار کی، 1811-1821ء کے دوران ایک کتاب Doctrine of Pure Medicine کے چھ والیوم شائع ہوچکے تھے جس میں اس وقت تک کی حاصل کردہ سرتاپیر کی علامات درج کی گئی تھیں۔ ہانیمن نے دریافت کیا کہ بعض ایسی اشیاء جو اپنی اصل حالت میں ہوتی ہیں ان کو پوٹنٹائز حالت میں استعمال کرنی چاہئے کیونکہ خام حالت میں شدت پیدا کرتی ہیں اس لئے ایسے مادوں کو Dilution حالت میں استعمال کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر ہانیمن کے Dilution کے اصول سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دوا کی مادی خوراک جتنی کم ہوگی اس کا اثر اتنا ہی قوی ہوگا۔ چونکہ ہومیوپیتھی میں ادویات کو خام (Q) شدہ حالت میں استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے اس کا ایک خاص طریقہ کار ہے جس کو ہم Potentisation بھی کہتے ہیں۔ جہاں ادویاتی مادوں کو بتدریج کم کرتے ہوئے ان کی شفایابی کی صلاحیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان کے اندر چھپے ہوئے خواص ظاہر ہوجاتے ہیں۔

اس وقت کے تمام معالجین نے اس کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ 1820ء میں مخالفین کے دباؤ کے نتیجہ میں حکومت نے اس کے طریقہ علاج کو غیر قانونی قرار دے کر اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا لیکن پہلے اس فیصلے پر عملدرآمد ہوتا اس نے آسٹریا کے شہزادہ کارل شوازن برگ Karl Schwazenberg کو لائپسگ (Leipzig) بلا کر کامیابی سے اس کا علاج کیا۔ پرنس کو اس علاج سے اتنا فائدہ پہنچا کہ اس نے آسٹریا کے King Friedrich سے درخواست کی کہ ہومیوپیتھی کے خلاف ہر پابندی کو ختم کر دیا جائے اور آئندہ بھی کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔ مگر ہانیمن کی بدقسمتی کہ یہی شہزادہ ٹھیک ہونے پر فوراً عیاشی اور شراب نوشی میں مبتلا ہوگیا اور اسی سال پھر بیمار پڑا تو ایلوپیتھک علاج شروع کیا لیکن تھوڑی مدت میں ہی دم توڑ گیا۔ اس کا سارا الزام آسٹریا کی حکومت نے ہانیمن پر تھوپ دیا۔ اس کا رعایا پر ایسا سخت ردعمل ہوا کہ اس کی ساری کتابیں جگہ جگہ جلائی جانے لگیں اور ہانیمن کو اس ملک سے فرار ہوکر کوتھن

(Kothen) میں پناہ لینی پڑی۔ یہاں ڈیوک آف کوتھن (Duke of Kothen) نے اس کی سرپرستی کی۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص3)

1821ء میں ڈاکٹر ہانیمن 66 سال کی عمر میں (Kothen) پہنچے جہاں Duke Ferdinand of Anhalt-Kothe کے معالج کے طور پر مقرر ہوئے اور کامیابی کے ساتھ یہاں پریکٹس کرتے رہے اور اپنی توجہ پریکٹس پر مرتکز کردی۔

وہ چودہ سال کوتھن میں رہا اور اس عرصہ میں مزمن بیماریوں پر گہرا تحقیقی کام کیا۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص3)

1828ء میں ڈاکٹر ہانیمن نے اپنی کتاب Chronic Desease کے نام سے شائع کروائی جو کہ 5 جلدوں پر مشتمل تھی جن میں سے 3 حصے Chronically Progressing Pathalogical Units with their Symptoms and the relevants پر مشتمل تھے۔ 10 مئی 1829ء کو Kothen میں ایک فیسٹول منعقد ہوا۔ اس دن ڈاکٹر ہانیمن نے باضابطہ طور پر ہومیوپیتھک سوسائٹی Central Society of Germany Homoeopathy کی بنیاد رکھی۔ 31 مارچ 1830ء کو ہانیمن کی پہلی بیوی 4 ہفتوں تک تیز بخار کے ساتھ Bronchitis کا شکار ہونے کے بعد 67 سال کی عمر میں وفات پا گئی۔ اکتوبر 1834ء میں Marie Melanie d' Hervilly جس کا تعلق پیرس سے تھا اور عمر 30 سال تھی، ہانیمن کی شہرت کے باعث ان سے ملنے Kothen پہنچی۔ ہانیمن ان کے ساتھ پیرس منتقل ہوگئے جہاں ایک سرکاری رکن N. Guzat کی مدد سے ان کو فرانس میں ہومیوپیتھی کی پریکٹس کی اجازت مل گئی۔ 1835ء میں ہانیمن نے Marie Melanie d' Hervilly سے خفیہ طور پر شادی کرلی اور لوگوں کو اس کا علم بعد میں ہوا۔

ہانیمن کی اس بیوی کا تعلق فرانس سے تھا اور پھر وہ فرانس منتقل ہوگیا۔

1835ء سے لے کر 1843ء یعنی اپنی وفات تک فرانس میں رہ کر ہومیوپیتھی کی پریکٹس کرتا رہا۔ 1835ء وہی سال ہے جس میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد پیدا ہوئے۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص4)

ہانیمن نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں آرگینن آف ہیلنگ Organon of Healing کو دوبارہ مرتب کیا، لیکن یہ چھٹا ایڈیشن ان کی زندگی میں شائع نہ ہوسکا اور وہ 2 جولائی 1843ء کو 88 سال کی عمر میں دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ اگر 1839ء میں ساؤتھ ایشیا میں ڈاکٹر مارٹن جو ہانیمن کا شاگرد تھا اس نے ایک مہاراجہ کو شفایاب کیا اور جلد ہی پورے ساؤتھ ایشیا میں ہومیوپیتھی پھیل گئی اور بہت سے ہومیوپیتھک سکول اور کلینک قائم ہوئے اور اس طرح ساؤتھ ایشیا ہومیوپیتھی کا سب سے بڑا قلعہ بن گیا۔ آج تک ہومیوپیتھی جدید طب میں ایک اہم کردار کرتی آئی ہے۔ ہومیوپیتھی کے حوالے سے تحقیقات اور دریافت آج بھی بہت اہمیت کی حامل ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں مزید کوششیں جاری و ساری ہیں۔ بیشتر سکول اور ہومیوپیتھی کے دوسرے فورم اس کی ترقی کی راہ میں بھرپور محنت سے ہانیمن کے نظریات کی ترجمانی کررہے ہیں۔

مکرم عبدالحلیم بھٹی صاحب جرمنی

والدہ محترمہ بشریٰ غفور بھٹی صاحبہ کا ذکر خیر

خاکسار کی پیاری والدہ محترمہ بشریٰ غفور بھٹی صاحبہ اہلیہ عبدالغفور بھٹی صاحب مورخہ 26 ستمبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

والدہ صاحبہ مرحومہ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت فتح دین صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالرحیم خان صاحب سابق صدر جماعت خوشاب کی صاحبزادی تھیں۔ خوشاب میں یہ گھرانہ احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ والدہ صاحبہ کو بھی وہاں متعدد بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیز مقامی لجنہ اماءاللہ میں متفرق ذمہ داریاں ادا کیں۔

1965ء میں شادی کے بعد والد صاحب کی ریلوے میں ملازمت کی وجہ سے پشاور شفٹ ہوئیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد راولپنڈی آگئیں وہاں پر 1974ء کے پُرآشوب دور میں مخالفین نے احمدیت کے جرم میں ہمارے گھر میں گھس کر والد صاحب کو جان سے مارنے کی دھمکی دی اور اُس کیلئے ایک ہفتہ سوچنے کا وقت دیا۔ اِسی عرصہ میں والد صاحب نے والدہ صاحبہ اور بچوں کو اُن کے میکے میں خوشاب چھوڑا اور خود اپنے بھائیوں کے تعاون سے جرمنی شفٹ ہوئے تقریباً تین سال بعد ہم سب والدہ صاحبہ کے ساتھ ربوہ میں موجود اپنے آبائی مکان میں آگئے۔ اور 11 سال تک والدہ صاحبہ نے مرکز سلسلہ ربوہ کے روحانی ماحول میں رہ کر ہم چھ بہن بھائیوں کی تربیت کی۔

پھر جب والد صاحب کا اسائلم کا کیس پاس ہوا۔ تو 1987ء ہم سب لوگ جرمنی آگئے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کے ساتھ ساتھ محترمہ والدہ صاحبہ کو تقریباً دس سال صدر لجنہ مقامی فرینکفرٹ برگ خدمت دین کی توفیق عطا کی۔ وفات سے تقریباً ایک سال قبل تک شعبہ وصایا کی ذمہ داری سپرد تھی۔ ساتھ میں حلقہ کے بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت ملی۔ نیز وقف عارضی کر کے حلقہ میں دورہ جات کرتیں اور نماز، ناظرہ و تلفظ قرآن کی درستگی کرواتیں۔ تنظیمی اجلاسات و دیگر پروگراموں میں باقاعدگی سے شریک ہوتیں اور پابندی وقت کا خاص خیال رکھتیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں متعدد بار شرکت کی توفیق پائی۔

رحمی رشتہ داروں سے بہت محبت اور پیار کا سلوک تھا۔ پاکستان میں ہمیشہ نہ صرف مستحقین کی بلکہ رشتہ داروں کی اِس طریق پر مالی معاونت کرتیں کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہوتی۔

ہماری والدہ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، دُعاگو، متقی پرہیزگار، سادہ، صاف گو، پاکباز، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ ہم سب بہن بھائیوں کو نمازوں کو التزام اور خوبصورتی سے ادا کرنے کی تلقین کرتیں۔ نماز جمعہ کے دن خاص اہتمام سے تیاری کرتیں۔ ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کرتیں اور ہمیں بھی تاکید کرتیں۔ انتہائی کثرت سے صدقات کرتیں۔ اُن کی وفات پر تعزیت کرنے والی ایک خاتون نے اِس امر کا اظہار کیا کہ ہم نے تو صدقہ دینا خالہ جان سے سیکھا ہے۔ اِسی طرح مالی قربانی میں پیش پیش رہتیں۔

بفضل تعالیٰ گزشتہ 43 سال سے موصیہ تھیں اور ہمیشہ چندہ جات کی ادائیگی فکر سے کرتیں۔ اور آخری وقت تک صدر صاحب جماعت (مقامی) کے گھر پیدل چل کر اپنے اور والد صاحب کے چندہ جات کی ادائیگی کرتی رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی وفات پر نہ صرف لازمی چندہ جات بلکہ حصہ جائیداد کی ادائیگی مکمل تھی۔ اور دفتر وصایا جرمنی نے بغیر کسی رکاوٹ کے اُن کی تمام تر ادائیگیوں کا سرٹیفیکیٹ جاری کیا۔

محترمہ والدہ صاحب مرحومہ کا خلافت سے اطاعت، بے پناہ محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں چار خلفائے مسیح موعود کا زمانہ دیکھنا نصیب کیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی میں دورہ جات کے دوران موسموں کی شدتوں کی پرواہ کئے بغیر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی کے لئے بیت السبوح سینٹر فرینکفرٹ میں موجود رہتیں، نیز دیگر پروگراموں میں شرکت اور حضرت آپا جان مدظلہا العالی کے ساتھ ملاقات کے پروگرام میں شامل ہونے کی کوشش کرتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کو خاموشی اور انہماک سے سنتیں اور جب تک اللہ تعالیٰ نے ہمت دی باقاعدہ نوٹس بھی بناتیں۔ کبھی اگر خطبہ کا کوئی حصہ سننے سے رہ جاتا تو انتظار میں رہتیں کہ ابھی ایم ٹی اے پر دوبارہ لگے گا۔ MTA کے پروگرام بہت شوق سے دیکھتیں۔ اور ہمیں بھی گھروں میں MTA لگانے کی تاکید کرتیں۔ جہاں ہماری غلطی دیکھتیں ناصحانہ انداز میں اصلاح کرواتیں، الغرض ہمارے لئے وہ دُعاؤں کا خزانہ اور قابل رشک نمونہ تھیں۔ اُن کی وفات پر ایسے ایسے لوگ تعزیت کے لئے آئے ہیں کہ جنہیں ہم جانتے بھی نہیں تھے۔ لیکن امی کا اُن کے ساتھ پیار کا تعلق تھا۔

خاکسار کے والد بزرگوار محترم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر انصاراللہ جنہیں ایک لمبا عرصہ متفرق جماعتی خدمات (صدر جماعت، بطور ناظم اعلیٰ انصاراللہ، نائب امیر اور تقریباً 6 سال پہلے صدر انصاراللہ جرمنی) بجالانے کی توفیق ملی۔ اِس دوران اُمّی جان نے ہمیشہ بھرپور تعاون کیا۔ لیکن اب جبکہ ابا جان تقریباً تین سالوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ کچھ عرصہ قبل تو بیماری کا شدید حملہ تھا، اس بناء پر کافی عرصہ یونیورسٹی کلینک فرینکفرٹ میں زیر علاج رہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں سے معجزانہ طور پر اُن کی طبیعت میں بہتری آتی رہی۔ والد صاحب کی بیماری کے دوران بھی والدہ صاحبہ نے اُن کی خدمت کا حق ادا کیا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ ہمیشہ اُن کیلئے دُعاؤں میں لگی رہتیں اور دوسروں کو بھی درخواست دُعا کرتیں۔ بلکہ اکثر اوقات جب صبح نماز تہجد کی ادائیگی کیلئے اُٹھتیں تو پہلے ابا جان کے کمرے میں جا کر نظر ڈالتیں اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ہومیو ادویات بنا کر دیتیں۔

اولاد کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوئیں۔ اُن کی خواہش ہوتی تھی کہ ساری اولاد مقبول خدمت دین کی توفیق پائے۔ والدہ صاحبہ کی نیک تربیت کا ہی اثر تھا کہ تقریباً ساری اولاد خدمات دینیہ بجالانے میں مصروف عمل ہیں۔ بڑی بیٹی کو تنظیم لجنہ اماءاللہ میں نیشنل سطح پر محاسبہ اور چھوٹے بیٹے کو زونل قائد خدام الاحمدیہ فرینکفرٹ توفیق مل رہی ہے، جبکہ دو بیٹیوں کو بطور مقامی صدرات خدمت کی توفیق ملی۔ چھوٹی بیٹی جماعتی سطح پر قائم وکلاء کمیٹی کی رکن ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہماری پیاری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ہمیں صحیح معنوں میں والدہ صاحبہ کی صفات حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 دسمبر 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز مغرب درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ حفیظہ احمد صاحبہ

مکرمہ حفیظہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم آف گھٹیالیاں حال یو کے مورخہ 8 دسمبر 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت سے وفا کا گہرا تعلق رکھنے والی، مہمان نواز، جماعت کی خدمت کرنے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم فرہاد احمد نے امسال جامعہ احمدیہ یو کے سے شاہد کا امتحان پاس کیا ہے اور دو پوتے ابھی جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب پراچہ کالونی شاہدرہ ٹاؤن لاہور مورخہ یکم دسمبر 2014ء کو محمد پورہ گاؤں سے لاہور آتے ہوئے مرید کے کے نزدیک ایک ٹریفک حادثے میں وفات پا گئے۔ آپ نے پراچہ کالونی شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری وصیت اور نائب زعیم اعلیٰ انصاراللہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ آپ نے کئی بیعتیں بھی کروائیں۔ عہدیداران اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بڑے نیک اور مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ بڑی باقاعدگی سے کرتے۔ آپ کو وقف عارضی کا بھی بہت شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عدنان احمد نذیر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

مکرم چوہدری احمد علی صاحب

مکرم چوہدری احمد علی صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب صدر جماعت چک نمبر 108/RB چوہدری والا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 11 اگست 2014ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 30 سال جماعت چک نمبر 108-RB چوہدری والا کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، دعا گو، گاؤں میں اچھی شہرت رکھنے والے، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔

مکرم کرنل محمود احمد صاحب

مکرم کرنل محمود احمد صاحب آف ربوہ مورخہ 5 دسمبر 2014ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ دعا گو، تہجد گزار اور نماز روزہ کے پابند تھے۔ فرقان فورس کے قیام پر آپ کو بھی خدمت کی توفیق ملی۔ ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ بیروزگار نوجوانوں کو نوکریوں پر لگواتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور بزرگان جماعت سے خاص محبت واخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یو کے کے تایا تھے۔

عزیزہ گل رخ اعجاز

عزیزہ گل رخ اعجاز بنت مکرم اعجاز احمد صاحب فیصل آباد مورخہ 20 نومبر 2014ء کو گھر میں چوری کی واردات کے دوران چور کے خنجر کے وار سے 20 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ چور نے مکرم اعجاز احمد صاحب کے گھر میں چوری کی واردات کرتے ہوئے ان کے بچوں پر خنجر کے پے در پے وار کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ عزیزہ گل رخ صاحبہ تو موقعہ پر ہی وفات پا گئیں۔ جبکہ ان کے دونوں بھائی اس وقت زیر علاج ہیں اور اب ان کی حالت اللہ کے فضل سے خطرے سے باہر ہے۔ آپ B.Sc. کرنے کے بعد یونیورسٹی میں داخلہ کا انتظار کر رہی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی نیک، مخلص اور خوش مزاج بچی تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ کو دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ 6/11-L ضلع ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 6/11-L ضلع ساہیوال کی دو ناصرات حفصہ شہزاد عمر 12 سال اور سیرت شہزاد عمر 10 سال دختران مکرم شہزاد احمد صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 4 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوئی خاکسار نے ان سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ دونوں ناصرات نے اپنی والدہ اور نانا مکرم صوفی ثناء اللہ صاحب سے قرآن کریم پڑھا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کو قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ایم آئی ایس مینیجر، آئی ٹی پروفیشنلز، پروٹوکول آفیسر، سسٹم نیٹورک انجینئر، انفارمیشن آفیسر، سیکیورٹی آفیسر، ملٹی میڈیا/ایپلیکیشن/ایکویپمنٹ ایکسپرٹ اور سولسٹرز ڈیپارٹمنٹ میں سٹینوگرافر کی خالی آسامیوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

پاکستان سٹیل کو میٹلرجی، مکینیکل، الیکٹریکل الیکٹرونکس، کیمیکل، ٹیلی کام، مارکیٹنگ/فنانس کے شعبہ جات میں دو سالہ مینجمنٹ ٹرینی پروگرام کیلئے B.E/Ms, MBA, MPA, BCS, ICMA, M.Com پاس امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ٹریننگ کے دوران 15 سے 20 ہزار روپے ماہوار الاؤنس دیا جائے گا نیز ٹرانسپورٹ، میڈیکل اور رہائش (سنگل پرسن) کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ تفصیلات و درخواست فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.paksteel.com.pk

گولڈ سپا اینڈ فٹنس کلب لاہور کو کارپوریٹ سیلز مینیجر کی ضرورت ہے۔

اولمپیا کیمیکل لمیٹڈ کو ڈپٹی مینیجر ایڈمن، مارکیٹنگ آفیسر، ریسپشنسٹ کم کمپیوٹر آپریٹر اور ٹرینی ایچ آر آفیسر کی ضرورت ہے۔

جی ایم کیبلز کو مارکیٹنگ، مولڈ میکنگ، کمپیوٹر، الیکٹریکل، پائپ پروڈکشن اور انجیکشن مولڈنگ ڈیپارٹمنٹس کیلئے سٹاف کی ضرورت ہے۔

بورجن پرائیویٹ لمیٹڈ کو اپنی دکانوں کی تزئین اور آرائش/رینوویشن کے تخمینہ کیلئے BOQ آفیسر/کوالٹی سرویئر درکار ہے۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

پنجاب سکلز ڈویلپمنٹ فنڈ ضلع بہاولپور، خانیوال، لاہور، نارووال، بہاولنگر، مظفرگڑھ، چنیوٹ، رحیم یار خان، لودھراں، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، شیخوپورہ اور وہاڑی سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے بایوگیس پلانٹ سپروائزر اور پلانٹ ٹیکنیشن کے مفت کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ کورسز کے نصاب کی تیاری جرمن تکنیکی ادارے GIZ کے زیر اہتمام ٹی وی ای ٹی ریفارم سپورٹ پروگرام کی مدد سے کی گئی ہے۔ دوران کورس وظیفہ کے ساتھ بہترین ادارے میں فنی تربیت، یونیفارم اور کتب بھی فراہم کی جائیں گی۔ کورسز کے بارہ میں معلومات اور مفت داخلہ کیلئے رابطہ کریں۔

0800-48627

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 28 دسمبر 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆..........☆..........☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
الفضل جیولرز
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 جنوری 2015ء

12:20 am	صومالیہ سروس
1:00 am	سیرت النبی ﷺ
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2009ء
9:00 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:25 am	علم الابدان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو 16 نومبر 2014ء
1:05 pm	الف اردو
1:25 pm	آسٹریلین سروس
1:50 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	اوپن فورم
6:30 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	سپینش سروس
8:40 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
9:30 pm	آداب زندگی
10:05 pm	نور مصطفویؐ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

14 جنوری 2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
2:00 am	آداب زندگی
2:30 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:50 am	سوال و جواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	الف اردو
7:45 am	نور مصطفویؐ
8:15 am	آسٹریلین سروس
8:45 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:20 am	آداب زندگی
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:40 am	الترتیل
12:15 pm	انصار اللہ یوکے اجتماع 3۔اکتوبر 2010ء
1:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1:50 pm	سوال و جواب 24 مئی 1997ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2009ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:20 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	انصار اللہ یوکے اجتماع 3۔اکتوبر 2010ء

نماز جنازہ

مکرم سید امتیاز حسین شاہ صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محترم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب مورخہ 30 دسمبر 2014ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ مورخہ 3 جنوری 2015ء کو صبح 11 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ احباب سے مرحوم کے بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمود احمد ناصر صاحب بیلجیئم ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب سراء سابق کارکن حفاظت خاص دل کے عارضہ کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ اینجیو گرافی ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ دے اور جملہ پیچیدگیاں دور فرمائے۔ آمین

لفٹ ویئر نامی چمچ

لفٹ لیبز نامی بائیوٹیکنالوجی کی ایک کمپنی نے لفٹ ویئر نامی ایک چمچ تیار کیا ہے، جس کے دستے میں ایک خاص تکنیک استعمال کی گئی ہے۔ اس میں موجود سینسرز رعشے کو جانچ سکتے ہیں اور یہ چمچ خودکار طریقے سے انسانی لرزش کی مخالف سمت میں اسی قوت سے ارتعاش پیدا کر کے اس رعشے کو تقریباً ختم کر دیتا ہے۔ یعنی ہاتھ جس تیزی سے لرزش کرتے ہوئے بائیں سے دائیں اور دائیں سے بائیں جائے گا۔ ٹھیک اسی تیزی سے یہ چمچ مخالفت سمت جا کر اس ارتعاش کا خاتمہ کر دے گا۔ اس چمچ کی قیمت 295 امریکی ڈالر ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 19 نومبر 2014ء)

☆............☆............☆

احباب جماعت کو "2015" نیا سال مبارک ہو

ضرورت ہے ایک ایماندار کارکن کی جو حساب و کتاب یا ہومیو پیتھک ادویات کا تجربہ رکھتے ہوں۔ عمر 50-30 سال خواہشمند اپنے صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمٰن کالونی ربوہ 047-6211399 0333-9797797

DEUTSCHE SPRACH SCHULE

INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE

جرمن زبان سیکھئے

25 جنوری سے نئی کلاس کا آغاز

داخلہ جاری ہے

GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر

مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

سپیڈ اپ کارگو سروسز

مناسب ریٹ تیز ترین سروس

Fedex اور DHL کی سہولت

پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت

عوام کی سہولت کے لئے اتوار کو بھی کھلا رہے گا

مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 047-6214269

پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 0310-7968200

احباب جماعت کو "2015" نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا اور جماعت کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

NASIR ناصر

گولبازار ربوہ

PH:0476212434,6211434

ربوہ میں طلوع وغروب۔2 جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 جنوری 2015ء

6:20 am	بیت جلنگھم کا افتتاح یکم مارچ 2014ء
8:15 am	ترجمۃ القرآن کلاس 24 دسمبر 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	حضور انور کے اعزاز میں ناگویا جاپان میں استقبالیہ تقریب 9 نومبر 2013ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2015ء
11:20 pm	ناگویا میں استقبالیہ تقریب

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

مرینہ وول، چکن، بریزہ، لیلن، اتحاد کاٹن، بے بی پرنٹ کاٹن، لیلن 2P

نیز ریڈی میڈ بوتیک کی تمام ورائٹی پر سیل سیل سیل

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

قابل علاج امراض

ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون: 047-6211510 0344-7801578

حامد احمد

حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)

تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔

یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ

رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر

احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ

معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام

با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت

24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس

0331-6963364,047-6550653

FR-10